کرسی پر نماز پڑھنے کا مسئلہ

افادات

شیخ الحدیث والتفسیر مولانا مفتی محمد زر ولی خان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

(بانی: جامعہ عربیہ احسن العلوم گلشن اقبال، کراچی)

مرتب

مولانا ہمایوں مغل مدظلہ

شائع کردہ

دار المطالعہ

نعیمیہ لائبریری، بڈھاکھیڑہ، کاتلہ ضلع سہارنپور، یوپی۔ الہند

کون تھے شیخ الحدیث والتفسیر فقیہ العصر
حضرت اقدس مولانا مفتی محمد زر ولی خان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ؟

"وہ قریب نصف صدی سے اپنی قائم کردہ مثالی دینی و علمی درسگاہ "جامعہ عربیہ احسن العلوم" جیسے شہرۂ آفاق اور بافیض ادارہ کے باوقار اہتمام کے ساتھ ساتھ مختلف علوم وفنون کی کامیاب تدریس بالخصوص درسِ قرآن و دورۂ تفسیر (در شعبان ورمضان) و دورۂ حدیث اور ایک طویل زمانہ سے أصح الکتب بعد کتاب اللہ یعنی بخاری شریف اور ساتھ ہی ساتھ ترمذی شریف کی تعلیم وتبلیغ اور تدریس وتشریح کا فریضہ انجام دیتے رہے، اور اس طرح وہ بیجا طور پر قول نبی خیر کم من تعلم القرآن وعلمه اور نضر الله امرأ سمع مقالتي فوعاها وحفظها وبلغها پر پورے طور پر عامل رہے، الحمدللہ وہ درسِ قرآن وحدیث دیتے دیتے قرآن وحدیث کے رنگ میں رنگ گئے تھے، انہیں قرآنی علوم ومعارف اور نکاتِ تفسیر پورے طور پر ازبر ہو چکے تھے، اسی کا مظاہرہ تھا کہ انہیں سیرت نبی پورے طور پر مستحضر ہوگئی تھی، نبی ﷺ کا جمال، نبی ﷺ کا جلال، نبی ﷺ کا کمال، نبی ﷺ کے اقوال، نبی ﷺ کی حسب بیان محدثین منشا اور مراد سب کچھ ان کے لیے سامنے کی چیز بن چکا تھا، جیسا کہ ان سے استفادہ کرنے والے اور قرب وتعلق رکھنے والے اور اُن کے پرمغز مواعظ وخطابات اور درس سننے والے حضرات اُن کی اس ادا وامتیاز سے بخوبی واقف ہیں"۔

"ہمارے مخدوم ومطاع حضرت الشیخ فقیہ العصر مفتی محمد زر ولی خانصاحب علیہ الرحمہ صرف عالم جلیل ہی نہ تھے اسلام کے بطل جلیل بھی تھے، وہ صرف ایک مشفق استاذ، کریم مربی اور صالح انسان ہی نہیں تھے بلکہ علوم وفنون بالخصوص قرآن وحدیث، سنت وفقہ کے علوم ومعارف کے گنجینہ وخزینہ تھے، قرآن وحدیث اور فقہ کے حقائق ودقائق ان کے سینہ وسفینہ میں مثل نگینہ جڑے ہوئے تھے۔ ان کے افکار واحساسات کی رنگینیوں سے ایک عالم فیضیاب اور راہیاب تھا، ان کے طریق اور طریقت سے خدا جانے کتنے گم راہ لوگوں کو راہ راست نصیب ہوئی، کتنے اندھیرے دور اور کتنی تاریکیاں کافور ہوئیں، ان کی علمی کاوشوں، ان کی فکری نزہتوں، ان کی علمی بصیرتوں، ان کی خداداد صلاحیتوں، ان کی عدیم النظیر صلاحیتوں، ان کی مرصع صلاحیتوں اور ان کے اُولوالعزم کارناموں کو چند صفحات میں سمیٹنا اور سمونا مشکل ہے"۔ (اقتباسات مضمون: محمد سلمان الخیر نعیمی قاسمی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾. (البقرة)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''کھڑے رہو اللہ کے آگے ادب سے''۔ (معارف القرآن)

کرسی پر نماز پڑھنے کا مسئلہ

افادات

شیخ الحدیث و التفسیر مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

(بانی جامعہ عربیہ احسن العلوم گلشن اقبال، کراچی)

مرتب

مولانا محمد ہمایوں مغل صاحب

شائع کردہ

دار المطالعہ

نعیمیہ لائبریری، بڈھاکھیڑہ، کاتلہ ضلع سہارنپور، یوپی، الہند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

☆اللہ جل جلالہ☆اللہ جل جلالہ☆اللہ جل جلالہ☆اللہ جل جلالہ☆اللہ جل جلالہ

☆تفصیلات☆

﴿جملہ حقوق ملکیت بحق ''**دار المطالعة**'' محفوظ ہیں۔﴾

کتاب کا نام : **کرسی پر نماز پڑھنے کا مسئلہ**

افادات : شیخ الحدیث والتفسیر فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحبؒ

مرتب : جناب مولانا محمد ہمایوں مغل صاحب زید مجدہ

اشاعت : ذی الحجہ:۱۴۴۲ھ☆جولائی:۲۰۲۱ء

شائع کردہ : **دار المطالعة**: نعیمیہ لائبریری، بڈھا کھیڑہ کا تلہ، ضلع سہارنپور، یو۔پی، انڈیا

بہ اہتمام : بھائی محمد فاروق (ممبرا) ڈاکٹر ابو عبیدہ خاں (بھیونڈی) ودیگر محسنی احباب ہند

تعداد : گیارہ سو (۱۱۰۰)

﴿ضروری درخواست﴾

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے، بشری طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح، حوالہ جات وغیرہ میں بھرپور احتیاط برتی گئی ہے، پھر بھی بہ تقاضائے بشریت اگر کوئی فروگذاشت اور غلطی نظر آئے، تو از راہِ کرم مطلع فرمادیں، ان شاءاللہ آئندہ اس کی اصلاح کردی جائے گی اور ہم نشاندہی کے لیے بے حد شکر گزار رہوں گے۔

عرض گزار: خدامِ دارُالمطالعة

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أحسنُ الترتیب

حرفِ تقدیم	۴
پہلو(۱)	۴
پہلو(۲)	۶
کرسی پر نماز پڑھنے کا مسئلہ	۱۲
ہندوستان سے شائع ہونے والا فتویٰ	۱۵
زمین پر بیٹھ کر بھی کب نماز درست ہوتی ہے	۲۱
حضرات علماء کرام کے فتاویٰ کہ کرسیوں پر نماز پڑھنا جائز نہیں	۲۳
دارالعلوم دیوبند کے چار مفتیان کرام کا فتویٰ	۲۴
کرسیوں پر بیٹھ کر نماز پڑھنا قطعاً جائز نہیں!	۲۵
جماعت العلماء تامل ناڈو کا متفقہ فیصلہ	۲۵
جامعہ عربیہ احسن العلوم، کراچی سے شائع ہونے والا فتویٰ	۲۸
کرسی پر نماز پڑھنے کی مختلف صورتیں بنتی ہیں ہر ایک کا حکم جدا ہے	۲۹
ایک ضروری وضاحت	۳۰

☆......☆......☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ تقدیم

محمد سلمان الخیر النعیمی قاسمی

الحمد لله القديم الأبدي ، الدائم السرمدي ، العزيز العلي ، الجبار القوى ، العادل الوفي ، القدير الغني ،المحذِّر من الشيطان الغوي ، والصَّلوةُ والسَّلامُ على سيِّد الأنبياء و المرسلين محمَّدنِ النبى الأمين الأمى ، وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين ، امَّابعدُ:

آج کل مساجد میں کرسیوں کا رواج عام ہورہا ہے اور لوگ عذر سے یا بلا عذر کے کرسیوں کو نماز کے لیے استعمال کررہے ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ کرسی پر نماز پڑھنے کا رواج ابھی ابھی چند سالوں سے شروع ہوا ہے، اس سے پہلے بھی لوگ بیمار ہوتے تھے اور اعذار ان کو بھی لاحق ہوتے تھے؛ **مگر** کبھی لوگوں کو کرسی پر نماز کی نہیں سوجھی۔

ہمیں تو دورِ حاضر میں کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کے اس بڑھتے رجحان کے دو ہی پہلو **نظر** آتے ہیں۔

(۱) بلا عذر محض تن آسانی کے لیے کرسی پر نماز پڑھنا۔

(۲) واقعی اور معقول عذر کی بنا پر کرسی پر نماز پڑھنا۔

اور ان دونوں پہلوؤں کی ذرا وضاحت اس طرح سمجھئے کہ:

پہلو(۱)...... اکثر دیکھنے میں آیا ہے اور سنا بھی جاتا ہے کہ لوگ اچھے خاصے ہیں، چلنے پھرنے، اٹھنے، بیٹھنے کی قوت پوری طرح رکھتے ہیں، اور اپنے گھروں سے چل کر آتے ہیں؛ **مگر** نماز کے وقت خود ہی کرسی کھینچ کر اس پر نماز پڑھتے ہیں۔ یہ صورت حال اس بات کو سمجھنے کے لیے کافی ہے کہ لوگوں میں تکاسل وتغافل ہے اور نماز کی اہمیت سے وہ بے خبر ہیں؛ لہٰذا ان کو چند امور کی جانب خاص توجہ

دلانے کی ضرورت ہے۔

(۱)......نماز میں قیام ورکوع اور سجدہ فرائض میں داخل ہیں، اور بلا عذر ان میں سے کسی کو چھوڑ دینے سے نماز نہیں ہوتی، اور کرسی پر نماز پڑھنے والا ان تمام فرائض کو چھوڑ دیتا ہے، قیام کی جگہ کرسی پر بیٹھتا ہے اور رکوع وسجدہ دونوں کو چھوڑ کر محض اشارے سے ان کو ادا کرتا ہے، تو اس کی نماز کیسے ہوسکتی ہے؟ لہٰذا جو لوگ بلا عذرِ معقول کرسی پر نماز پڑھتے ہیں، وہ اپنی نمازوں کو ضائع کررہے ہیں، اور یہاں یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم نے تو نمازیں پڑھی ہیں؛ لیکن جب اللہ کے یہاں پہنچیں گے تو ان کے نامۂ اعمال اس سے خالی ہوں گے؛ لہٰذا ایسے لوگ ذرا ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ اگر قیامت کے دن نماز کی محنت کرنے کے باوجود ہمارا نامۂ اعمال نماز سے خالی ہو تو کیا ہوگا؟۔

(۲)......نماز دراصل اللہ تعالیٰ کی عظیم ہستی کے سامنے بندے کی بندگی، عاجزی وانکساری کا نام ہے اور اللہ کی جلالت کے روبرو اس کے غلام کی تواضع وفروتنی سے عبارت ہے، اور کرسی پر نماز پڑھنے کی صورت میں یہ مقصد ہی فوت ہوجاتا ہے؛ کیوں کہ کرسی پر بیٹھنے کی حالت عموماً عاجزی وانکساری کی نہیں ہوتی؛ بلکہ ایک حد تک یہ متکبرانہ ہوتی ہے، نیز اگر متکبرانہ نہیں ہوتی تب بھی عرف عام میں بڑوں کے سامنے کرسی پر بیٹھنا بے ادبی سمجھا جاتا ہے، یا کم از کم خلافِ ادب خیال کیا جاتا ہے۔ اب غور کیجیے کہ کیا اللہ عزوجل کے دربارِ عالی شان و درگاہ بے نیاز میں بلا وجہ کرسی پر بیٹھنا اچھا معلوم ہوتا ہے؟ لہٰذا یہ صورت نماز کی مقصدیت کے خلاف ہونے کی وجہ سے بھی ناجائز ہے۔

(۳)......کرسیوں پر بیٹھ کر عبادت کرنے میں غیروں سے مشابہت پائی جاتی ہے؛ چنانچہ عیسائیوں میں رواج ہے کہ وہ اپنے چرچوں میں کرسیوں پر عبادت کرتے ہیں، اور یہ بات اسلام کی اہم تعلیمات میں سے ہے کہ غیروں کی مشابہت اختیار نہ کی جائے۔

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ". (سنن أبي داوٗد:٤٠٣١)

(جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ ان ہی میں سے ہوگا)۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا، لاَ تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلاَ بِالنَّصَارٰى، فَإِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ الْإِشَارَةُ بِالْأَصَابِعِ، وَتَسْلِيْمُ النَّصَارٰى الْإِشَارَةُ بِالْأَكُفِّ".

(جامع الترمذي:٢٦٩٥)

(وہ ہم میں سے نہیں جو غیروں سے مشابہت اختیار کرے، تم یہود سے مشابہت نہ کرو اور نہ نصاریٰ سے، یہود کا سلام انگلیوں کے اشارے سے اور نصاریٰ کا سلام ہتھیلیوں کے اشارے سے ہوتا ہے)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: **"جُزُّوْا الشَّوَارِبَ وَأَرْخُوا اللُّحٰى، خَالِفُوْا الْمَجُوْسَ".**

(صحيح مسلم:٦٢٦، معرفة السنن للبيهقي:١/٤٤٠، مسند أبي عوانة:١/١٦١)

(مونچھوں کو کٹاؤ اور ڈاڑھی کو بڑھاؤ، اور مجوسیوں کی مخالفت کرو)۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اسلام غیروں سے مشابہت اختیار کرنے کے سلسلے میں کس قدر حساس واقع ہوا ہے؟ جب اسلامی شریعت لباس و پوشاک، اور بال و کھال تک میں غیروں کی مشابہت کو پسند نہیں کرتی تو نماز جیسی اہم ترین عبادت اور مؤمن کی زندگی کے بنیادی مقصد کے بارے میں یہ کیسے گوارا کر سکتی ہے کہ وہ غیروں کے طور طریقے کے مطابق انجام دیا جائے؟

لہٰذا بلا عذر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا ناجائز ہے، اور اس طرح نماز پڑھنے والوں کی نماز بالکل بھی نہیں ہوتی، اور اس طرح پڑھی ہوئی نمازیں ان کے ذمہ علی حالہ باقی رہتی ہیں۔

پہلو(۲)......اور ہاں اس سے انکار نہیں کہ بعض اللہ کے بندے واقعی عذر اور شدید مجبوری میں کرسیوں کا استعمال کرتے ہیں اور ان کا یہ عذر شرعی و معقول ہوتا ہے، اور آج کل قویٰ کی کمزوریوں اور نئی نئی قسم کی بیماریوں نے اصحابِ اعذار کی بھی بہتات کر دی ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عذر ہونے کی صورت میں کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

کیا کسی بھی عذر و تکلیف میں کرسی کا استعمال نماز کے لیے جائز نہیں؟ یا کچھ شرائط و قیود کے ساتھ جائز بھی ہے؟ اس کا تفصیلی جواب اور حکم تو آپ حضرات آئندہ اوراق میں اس رسالہ کے اندر پڑھ ہی لیں گے ، یہاں پر تو ایک اُصولی بات اور اس کے کچھ اشباہ و انظار ذکر کر دینا مناسب موقع معلوم ہوتا ہے۔

وہ اُصولی بات یہ ہے کہ ہماری شریعت نہایت معتدل ہے، جس میں نہ افراط ہے نہ تفریط؛ اس لیے یہ بات تو یقینی ہے کہ عذر و تکلیف کی صورت میں اس میں تخفیف و سہولت دی جاتی ہے۔

چناں چہ شریعت کے اصول میں سے ایک اصول یہ ہے کہ اس نے بیماری و تکلیف کو تخفیف احکام کا سبب مانا ہے۔

اسی کو حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ یوں بیان کرتے ہیں کہ:

اَلْمَشَقَّةُ تَجْلِبُ التَّيْسِيْرَ.

(الأشباہ والنظائر لابن نجیم: ۱/ ۷۵، الاشباہ والنظائر للسیوطی: ۱/ ۱۶۰)

(مشقت آسانی کا باعث بنتی ہے)

اور یہ قاعدہ فقہیہ متعدد قرآنی وحدیثی نصوص سے اخذ کیا گیا ہے، جیسا کہ فقہاء نے ثابت کیا ہے۔ اور علماء نے لکھا ہے کہ عبادات میں تخفیف کے سات اسباب ہیں، اور ان میں سے ایک مرض بھی ہے۔ **(الأشباہ والنظائر لابن نجیم: ۱/ ۷۵، الأشباہ والنظائر للسیوطی: ۱/ ۱۶۰)**

لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ ہر قسم کی تکلیف و مرض اس سے مراد نہیں؛ بلکہ وہ مرض و تکلیف جس سے انسان کو شدید پریشانی لاحق ہوتی ہے، ورنہ تھوڑی بہت تکلیف تو ہر کام میں ہوتی ہے، حتیٰ کہ خود نماز پڑھنا بھی ایک مشکل کام ہے، اسی طرح بعض امراض خفیفہ میں بھی تھوڑی بہت مشقت ہوتی ہے، جیسے سر درد، یا معمولی زخم کی تکلیف وغیرہ، مگر ان کی وجہ سے تخفیف نہیں دی جاتی۔

اسی لیے فقہاء نے لکھا ہے کہ مشقت دو قسم پر ہے: ایک وہ مشقت جو عبادت سے اکثر و بیشتر جدا نہیں ہوتی، جیسے وضو و غسل میں سردی کی مشقت ، اور طویل دن اور سخت گرمی میں روزے رکھنے

کی مشقت؛ پس اس قسم کی مشقت کا عبادات کے ساقط ہونے میں کسی بھی وقت اعتبار نہیں، اور رہی وہ مشقت جو غالب طور پر عبادات سے **جدا** ہوتی ہے، اس کے کئی مراتب ہیں: پہلی بڑی اور پریشان کرنے والی مشقت ہے، جیسے جان پر یا **اعضاء** پر، یا **اعضاء** کے متعلقہ **فوائد** پر خوف کی مشقت، پس یہ مشقت موجبِ تخفیف ہے؛ دوسری معمولی وہلکی مشقت، جیسے انگلی میں معمولی درد ہونا، یا سر میں معمولی سا چکر ہونا، یا معمولی سی طبیعت کی خرابی، پس اس کا کوئی اثر نہیں اور نہ اس کا کوئی لحاظ ہوتا ہے؛ اور تیسری ان دو کی درمیانی مشقت، جیسے رمضان میں بیمار آدمی نے روزہ **رکھنے** سے مرض کے بڑھ جانے کا خوف کیا، یا بیماری سے دیر سے صحت یاب ہونے کا اندیشہ کیا، پس اس کے لیے روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔ **(الأشباہ والنظائر لابن نجیم: ١/٨٢، الاشباہ والنظائر للسیوطی: ١/١٦٨)**

الغرض مشقت وبیماری اسبابِ تخفیف میں سے ہے، **مگر** ہر تکلیف وبیماری نہیں؛ بلکہ وہ جس میں انسان کو نا قابلِ برداشت تکلیف پیش آئے اور وہ اس کا تحمل نہ کر سکے۔

اب باقی رہی یہ تفصیل کہ کرسی پر **نماز** کے جواز کے لیے کیا اور کون سے اعذار معتبر ہیں اور وہ کیا اور کون سے اعذار ہیں جو معتبر نہیں؟ تو اس کے جواب میں صرف اتنا عرض ہے کہ آپ اس مکمل رسالہ کا مطالعہ کیجیے تو آپ کو یہ سب تفصیلات اس میں مل **جائیں** گی۔ **ان شاء اللہ**.

بہر کیف! اگر کوئی شخص کسی وجہ سے زمین پر بیٹھ کر **نماز** نہ پڑھ سکتا ہو؛ لیکن کرسی پر بیٹھ سکتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

(١) مثلاً **ایک** شخص کا **ایکسیڈنٹ** ہوا اور کمر میں راڈ داخل کی گئی ہے، جس کی وجہ سے وہ کرسی پر بیٹھ سکتا ہے، **مگر** جھک نہیں سکتا، زمین پر بیٹھ نہیں سکتا اور رکوع یا سجدہ نہیں کر سکتا۔

(٢) **ایک** شخص اس قدر کمزور ہے کہ اٹھنا بیٹھنا اس کے لیے دشوار ہے، اگر اٹھتا بیٹھتا ہے تو نا قابلِ برداشت تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا وہ کرسی پر بیٹھ کر اپنے کام کاج کرتا ہے اور اسی میں **نماز** بھی پڑھ لیتا ہے۔

(۳) ایک شخص کو موٹاپے کی وجہ سے زمین پر بیٹھنے میں شدید تکلیف ہوتی ہے، اگر چہ وہ چل سکتا ہے اور قیام بھی کرسکتا ہے؛ مگر بیٹھ نہیں سکتا، لہٰذا کرسی پر ہی اس کو اپنے تمام دنیوی کام بھی کرنے پڑتے ہیں اور نماز بھی وہ اسی پر پڑھتا ہے۔

(۴) ایک شخص اس قدر کمزور یا بیمار ہے کہ زمین پر از خود نہیں بیٹھ سکتا اور اگر بیٹھ گیا تو اٹھ نہیں سکتا؛ بلکہ اس کو اس صورت میں ایک دو آدمیوں سے مدد لینی پڑتی ہے۔ اور بعض دفعہ کوئی ایسا خادم یا اعانت کرنے والا میسر نہیں ہوتا؛ لہٰذا وہ اس پریشانی کی وجہ سے کرسی پر ہی نماز پڑھ لیتا ہے۔

(۵) بعض بیماریاں ایسی ہوتی ہیں جن میں ڈاکٹروں کی ہدایت ہوتی ہے کہ نیچے نہ بیٹھا جائے، ورنہ بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہے، اس وجہ سے بھی کرسی پر نماز کی ضرورت کسی کو پیش آسکتی ہے۔

ظاہر ہے ان تمام صورتوں اور اس طرح کی صورتوں میں عذر معقول موجود ہے اور اس کا اعتبار کرنا شرعاً بھی درست ہے؛ لہٰذا اس قسم کے اصحاب اعذار کو کرسی پر نماز کی اجازت ہونی چاہیے؛ کیونکہ اوپر خود فقہاء کے کلام میں یہ ضابطہ ہم نے پڑھ لیا ہے کہ: طاعت بقدر طاقت ہوا کرتی ہے۔ جب اس قسم کے اعذار میں نیچے بیٹھ کر نماز کی طاقت نہیں یا نیچے بیٹھنا بڑا مشکل ہے تو کرسی پر پڑھنے کی اجازت ایک معقول بات بھی ہے اور اصول فقہیہ کی روشنی میں شرعی بات بھی ہے۔

لیکن اس جگہ وہی دو باتیں ذہن نشین ہوتی چاہئیں: ایک تو یہ کہ عذر موجود ہو، بلا عذر کرسی پر نماز پڑھنا گناہ بھی ہے اور اس کی وجہ سے نماز ہوتی بھی نہیں، اور دوسری بات یہ کہ معمولی اور چھوٹا موٹا عذر نہیں؛ بلکہ معقول و شرعاً معتبر عذر ہو، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی یا تو سکت و طاقت ہی نہ ہو، یا طاقت تو ہو؛ مگر اس سے ناقابلِ برداشت تکلیف و درد ہوتا ہو، یا زمین پر بیٹھنے سے بیماری و تکلیف کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو۔ اس صورت میں کرسی پر نماز کی اجازت ہے۔

الغرض! ایک جانب دین سے غافل اور لاپرواہ لوگ ہیں جو بلا وجہ و بلا عذر محض تن آسانی ولاپرواہی سے اور غفلت و سستی کی بنا پر یا محض شوقیہ یا فاخرانہ طور پر نماز کے لیے کرسیوں کا استعمال

کرنے لگے ہیں، تو دوسری جانب ان حضرات کی بھی **ایک** بڑی تعداد پائی جاتی ہے جن کے دلوں میں اللہ کا ڈر وخوف اور احکام الٰہی کی عظمت وجلالت موجود ہے اور وہ بھی کربیوں کا استعمال کرتے ہیں؛ **مگر** اس وجہ سے کہ وہ واقعی معذور ومجبور ہیں۔

اس صورت حال میں علماء ومفتیان کرام کی ذمہ داری ہے کہ وہ اُمت کو اس سلسلے میں صحیح وغلط اور اچھے وبرے کی تمیز بتائیں اور شریعت کی روشنی میں اس کے احکام کو واضح کریں اور شریعت کے وصف امتیازی ''اعتدال'' کو پیش **نظر** رکھتے ہوئے پہلی قسم کے لوگوں کی بے اعتدالیوں پر تنبیہ کے ساتھ ساتھ واقعی عذر رکھنے والوں کے لیے شریعت کی **عطا** کردہ سہولتوں کو پیش کریں؛ تاکہ اصحاب اعذار ان سے مستفیع ہوسکیں۔ مجھے لگتا ہے کہ یہی اس مسئلہ میں راہِ اعتدال بھی ہے۔ **واللّٰــه الموفق والمعين وبيده أزمة التحقيق.**

یقیناً بہت بہت قابل مبارک باد ہیں ہمارے عزیز جان جناب مولانا محمد ہمایوں مغل صاحب اور جناب مفتی عبدالمعبود صاحب زید مجدہما (شاگردانِ رشیدان ومعتقدین حضرۃ الشیخ) کہ انہوں نے اپنے اور ہمارے اُستاذ وشیخ اور مخدوم ومعظم سیدنا وسندنا ووسیلتنا الی اللہ فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب قدس سرہ کی سرپرستی اور افادات واشراف میں دورِ حاضر کے ایک اہم اور حساس موضوع پر یہ محقق رسالہ بہترین اور معتدل تجزیہ کے ساتھ ترتیب دیا، **فجزاهم الله عنا وعن هذالدين احسن الجزاء.**

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر اس موقع پر حضرت الشیخ رحمہ اللہ کے ان روحانی فرزندوں اور عاشق زار دیوانوں وجیالوں اور علم وتحقیق کے قدردانوں کا شکریہ نہ ادا کیا جائے کہ جن کے صرفِ زر وبذل ہمت سے ہندوستان میں پہلی بار یہ مفید رسالہ معیاری کتابت واشاعت کے ساتھ منصۂ شہود پر آرہا ہے، میری مراد عزیز القدر رفیق مکرم جناب بھائی محمد فاروق صاحب زید فضلہٗ، (مقیم کوسہ ممبرا، تھانہ، مہاراشٹر) ہمارے محسن ومخلص دوست جناب ڈاکٹر ابوعبیدہ خاں صاحب زید لطفہٗ (مقیم بھیونڈی، بمبئی) اور ان کے ہم زلف عزیز القدر جناب ڈاکٹر آزاد صاحب، زید کرمہٗ (مقیم، پرتاپ گڑھ، یو۔پی)

کی ذات ستودہ صفات ہیں، جو ہمہ وقت اسی کڑھن اور فکر میں رہتے ہیں کہ جیسے بھی ممکن ہو دینی سوغات کو منظر عام پر لایا جائے؛ بالخصوص حضرت **الشیخ** قدس سرہ کے علوم ومعارف اور فیوض وبرکات کو اُمت میں عام کیا جائے، اور اس کے لیے ہر ممکن جد وجہد کو بروئے کار لایا جائے۔ گویا ان عقیدت کیشوں کی کیفیت یہ ہے:

تمہارا نام لے کر جی رہا ہوں ☆ تمہاری یاد میری زندگی ہے

بارگاہِ حق جل مجدہ میں دست بہ دعا ہوں کہ الٰہی! اس سعی مشکور کو بھی اپنے فضل وکرم اور لطف وعنایت سے قبول فرما کر اُمت کو اس سے منتفع فرما دیجیے، اور اس اہم اور ضروری مسئلہ کی اس پیمانہ پر اشاعت میں معاون بننے، فکر مند رہنے اور سرپرستی کرنے والے تمام ہی احباب کو اپنی رضا ورضوان اور غفران وفوزان سے مالا مال فرما دیجیے، ان کی جملہ حاجاتِ دنیوی واُخروی کی کفالت فرمالیجیے۔ **آمین ثم آمین، وماتوفیقی الاباللّٰہ، وھو الموفق والمعین، وبیدہ أزمۃ التحقیق، والحمدللّٰہ تعالٰی أوّلاً وآخراً۔**

جو طلب میں نے کیا تو نے عنایت سے دیا ☆ تیرے قربان، میرے ناز اٹھانے والے

العبدالأحقر

محمد سلمان الخیر نعیمی قاسمی سہارنپوری

خادم: جامعہ عربیہ احسن العلوم بڈھا کھیڑہ کاتلہ، سہارنپور، یو۔ پی، انڈیا

۲۸/ذیقعدہ ۱۴۴۲ھ، ۱۰/جولائی ۲۰۲۱ء یوم السبت، بعد العشاء

☆......☆......☆

کرسی پر نماز پڑھنے کا مسئلہ

از: شیخ الحدیث والتفسیر مولانا **مفتی محمد زرولی خان** صاحب قدس سرہٗ

حق تعالیٰ نے جس طرح انسانی زندگی میں صحت وتندرستی ودیعت فرمائی اسی طرح یہ امراض وعوارض سے بھی دوچار ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہر حال میں فرض ہے لیکن حق تعالیٰ کی عبادت واطاعت **حسب** توفیق العباد ہے اس لئے **نماز** کے سلسلے میں عمران ابن حصین رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کھڑے نہ ہوسکو تو بیٹھ کر پڑھو اور اگر بیٹھ نہ سکتے ہو تو لیٹ کر سر کے اشارے سے **نماز** پڑھو، (**التعریف والاخبار بتخریج أحادیث الاختیار**) وغیرہ معتبرات میں صحاح وحسان کی احادیث موجود ہیں۔

کچھ عرصہ سے **نمازی** حضرات جب مرض کی شدت یا اعراض سے دوچار ہو جاتے ہیں تو وہ کرسی پر بیٹھ کر **نماز** پڑھتے ہیں جب کہ اس میں فقہی تفصیل سمجھنا ضروری ہے۔ ہندوستان کے مختلف مدارس سے **ایک تحریر** شائع ہوئی ہے جس کا عنوان ہے "کرسیوں پر بیٹھ کر **نماز** پڑھنا قطعاً جائز نہیں" انہوں نے ایسے واقعات اور امثال اکٹھے کئے ہیں جن میں **نماز** کے لئے آپ ﷺ نے کرسی استعمال نہیں فرمائی وہ اشتہار جوں کا توں ذیل میں منسلک ہے قارئین اسے تسلی سے پڑھ لیں۔

ہمیں یہ **بات مسلّم** ہے کہ جہاں **تک** ہو سکے کرسی استعمال نہ کی جائے اور اس تحریر کا یہ منشاء نہایت موزون ہے لیکن سخت عذر اور عدم امکان کی صورت میں بھی کرسی کو **نماز** کے لئے عدم جواز کا **باعث** سمجھنا، اس سے ہمیں تقریباً فقہاء کے **نصوص** کی وجہ سے اختلاف ہے جو

آگے واضح کیا جائے گا۔

اس کے علاوہ کتب مذہب جیسے فتح القدیر شرح ہدایہ، البحر الرائق، شرح الکبیر یا ردالمحتار (فتاویٰ شامی) بدائع الصنائع للکاسانی وغیرہ میں جو کچھ لکھا ہے وہ نیچے ہمارے دارالافتاء کے تفصیلی فتویٰ میں آپ پڑھیں گے جس کا حاصل ملاحظہ فرمائیں:

جہاں تک ہوسکے یعنی جس شخص کو زمین پر اُتر کر سجدہ کرنا ممکن ہو اس کی نماز اشارے سے نہیں ہوگی؛ لہٰذا وہ سہولت اور راحت کے لئے کرسی استعمال نہیں کرسکتا، "**وکتب المذاهب کلهم متفقون علی هذا**" کیونکہ قادر علی السجود کی نماز اشارے سے **بالاتفاق ناجائز** ہے۔ لیکن اگر نیچے اُتر کر بھی سجدہ مشکل ہے **یا ناممکن** ہے تو یہ شخص شرعاً عاجز عن السجدہ ہے یعنی غیر قادر علی السجود ہے؛ لہٰذا اس کی نماز کرسی وغیرہ پر **درست** اور صحیح ہے۔ یہاں یہ **بات** بھی واضح رہے کہ جب سجود پر قادر نہ ہونے والا شخص کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھے گا، تو اس سے قیام بھی ساقط ہوگیا اس کے لئے بہتر کرسی پر بیٹھنا ہی ہے، صف میں کھڑے ہوکر یا کرسی سے آگے نکل کر غلط اور نامناسب اور غلطی کا باعث ہے "**لان القیام لم یشرع الا السجود**". (الدر المختار مع رد المحتار وغیرہ)

واضح رہے کہ بعض لوگ سجدے کے لئے کبھی تکیہ اور کبھی میز یا **بینچ** وغیرہ کا اہتمام کرتے ہیں شرعاً یہ **ناجائز** اور غلط ہے۔ حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے **ایک شخص** کو تکیہ پر سجدہ کرتے ہوئے دیکھا "**فرمی به**" آپ ﷺ نے وہ تکیہ دور **پھینک** دیا، کچھ دنوں بعد وہ کسی تختے پر سجدہ کرنے لگا آپ ﷺ نے وہ بھی اس کے سامنے سے ہٹایا اور فرمایا رکوع کے لئے بھی اشارہ کرو اور سجدہ کے لئے اشارہ اس سے تھوڑا زیادہ، یعنی تکیہ **یا** آگے **میز یا لکڑی**

وغیرہ رکھنے کی ضرورت نہیں۔ علماء کرام، ائمہ اور مفتیوں کو خوب سوچنا اور سمجھنا چاہئے ؛ کیونکہ عوام کو مسائل میں بے لگام چھوڑ نا نہ دین کی خدمت ہے اور نہ فقہ کے آداب۔

اس قسم کے سوالات مختلف اوقات میں آتے ہیں اور ہمارے دارالافتاء نے اِس کے جوابات دیے ہیں، حال ہی میں ہمارے یہاں ڈاکٹر شریف حسین صاحب نے یہ مسئلہ بڑے دکھ سے سنایا جس پر ہمارے دارالافتاء نے تفصیلی فتوی شائع کیا ہے وہ اس کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں۔

میں نے ہندوستان سے شائع ہونے والی تحریر اور احسن العلوم سے شائع شدہ فتوی کے مندرجات کی شرعی تفصیل اور بعض جگہ اجمال ذکر کیا ہے، امید ہے کہ طالبانِ حق اور مشتاقان فقہ وافتاء اس کو احترام علم وعمل سے نوازیں گے۔ **واللہ اعلم وعلمہ اتم واکمل.**

☆......☆......☆

ہندوستان سے شائع ہونے والا فتویٰ
کرسیوں پر بیٹھ کر نماز پڑھنا قطعاً جائز نہیں

﴿حسبِ حکم﴾

حضرت علامہ عبدالرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

صدر جماعت العلماء تمل ناڈو شیخ الحدیث مدرسہ منبع العلوم لال پیٹ

﴿پسند فرمودہ﴾

شفیق الامت حضرت مولانا محمد شفیق خان صاحب دامت برکاتہم

بانی و مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم سلیم و دار العلوم زکریا دیوبند

الحمد للّٰہ رب العلمین والعاقبة للمتقین ولا عدوان الا علی الظالمین واشهد ان لا اله الا اللّٰه وحده لاشریک له رب العلمین واله المرسلین واشهد ان محمدا عبده ورسوله المبعوث بالکتاب المبین وعلی آله وصحبه أجمعین وبعد:

تعجب ہے کہ بہت سے حضرات جب اللہ والوں یا علماءِ کرام کے پاس جاتے ہیں تو زمین پر بیٹھ کر ملتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کے سامنے کرسیوں پر بیٹھ جاتے ہیں۔ بعض حضرات چل کر آتے ہیں پانچ دس منٹ کی نماز میں کیوں کھڑے نہیں ہوتے؟ ان کا دل اس کو کیسے گوارہ کر لیتا ہے؟ یقیناً لاعلمی ہے ورنہ وہ ہرگز نماز میں کرسی پر نہ بیٹھتے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ﴾. (المؤمنون، آیت: ۱، ۲)

بلاشبہ ان مسلمانوں نے (آخرت) میں فلاح پائی، جو اپنی نمازوں میں خشوع (اختیار) کرنے والے ہیں۔

نماز کا مقصد خدا کی بندگی اور اللہ کے سامنے فروتنی کا اظہار اور اپنی ''انا'' کی ہر طرح کی نفی اور انکار ہے اور نماز کا ایک ایک عمل اس حقیقت کا مظہر ہے اور اس عاجزی کی کیفیت کا نام ہی خشوع ہے۔

علامہ شامی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

"وان من لوازمه (الخشوع) ظهور الذل وغض الطرف وخفض الصوت وسكون الاطراف". (شامی مطلب فی الخشوع ج:۲ ص:۴۰۷)

خشوع کے لوازمات میں سے یہ ہے کہ نمازی پر عاجزی اور فروتنی کا ظہور ہو، نگاہیں نیچی ہوں آواز پست ہو۔ (انتہی کلامہ)

چونکہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے میں مذکورہ بالا اُمور کا ظہور نہیں ہوتا ہے، لہٰذا کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے:

﴿ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴾. (بقرہ، آیت: ۲۳۸)

حفاظت کرو سب نمازوں کی (عموماً) اور درمیان والی نماز کی (خصوصاً) اور

کھڑے ہوا کرو اللہ کے سامنے عاجز بنے ہوئے۔

اور بعض علماء نے ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ﴾ کا ترجمہ کیا ہے ''کھڑے رہو اللہ کے آگے ادب سے''۔ (معارف القرآن، ج:۱ ص:۲۳۶)

اللہ تعالیٰ کا صاف اور کھلا ارشاد ہے کہ اللہ کے سامنے عاجزی تواضع اور ادب کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ، کرسیوں پر یہ چیزیں مفقود ہیں، اللہ رب العزت کے آگے سب کے سب **فقیر** اور محتاج ہیں۔

﴿وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ﴾. (سورہ محمد، آیت:۳۸)

ایک فقیر محتاج، ضرورت مند، بے بس بن کر اپنے مولا اور آقا کے آگے زمین پر بیٹھے تو اس کی کیفیت کیا ہوتی ہے؟ اور کرسیوں پر مالکوں کی طرح مانگے تو کیا کیفیت ہوتی ہے کسی عقل مند پر پوشیدہ نہیں ہے انسان اللہ کا غلام ہے، غلام ہونے کا تقاضا ہے کہ اپنے آقا کے سامنے غلام ہی بن کر کھڑا ہو نہ کہ مالک اور ساہوکار بن کر۔ کرسیوں پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا مرض عام طور پر ناواقف یا مالداروں میں ہی زیادہ ہے، حالانکہ ہونا یہ چاہیے تھا۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

حدیث میں ہے:

عن انس ابن مالک ان رسول اللہ ﷺ صلی علی الأرض فی المکتوبۃ قاعدا وقعد فی التسبیح فی الارض فاو ماء ایماء.

(مسند ابو یعلی الموصلی رقم الحدیث:۳۹۵۵، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد،

ج:۲ ص:۱٤۹، المعجم الأوسط، ج:۳ ص:۲۸)

حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (بیماری کی وجہ سے) فرض نماز زمین پر بیٹھ کر ادا فرمائی اور **نفل** نماز آپ ﷺ نے زمین پر بیٹھ کر اشارہ سے ادا فرمائی۔ سن پانچ (۵) ہجری میں آپ ﷺ گھوڑے سے گر گئے تھے جس کی وجہ سے آپ ﷺ نے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی تھی۔ بخاری شریف میں ہے:

اخبرنی انس ابن مالک الأنصاری. رضی اللہ عنہ. ان رسول اللہ ﷺ رکب فرسا وجحش شقه الأیمن قال انس. رضی اللہ عنہ .فصلی لنا یومئذ صلاۃ من الصلوات وھو قاعدا. (صحیح بخاری، رقم الحدیث:۷۳۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے تھے گرنے کی وجہ سے آپ کا داہنا حصہ زخمی ہو گیا، تو آپ ﷺ نے اس دن نماز بیٹھ کر پڑھائی۔

قال ابن حجر رحمه اللہ :

العلة فی الصلاۃ قاعدا وھی انفکاک القدم وافاد ابن حبان ان ھذہ القصة کانت فی ذی الحجة (بکسر الحاء وفتحها) سنة خمس من الھجرۃ. (فتح الباری، ج:۲ ص:۱۷۸)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ نے بیٹھ کر اس لئے نماز پڑھائی کہ آپ کا قدم مبارک الگ ہو گیا تھا اور ابن حبان نے فرمایا کہ یہ واقعہ ذی الحجہ سن ۵ ہجری کا ہے جب آپ ﷺ نے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی، تو آپ کے پاس کرسی موجود تھی۔ چنانچہ مسلم شریف میں ہے:

"قال أبو رفاعة انتھیت الی النبی ﷺ وھو یخطب قال فقلت

یارسول اللہ رجل غریب جاء یسأل عن دینہ لایدری مادینہ؟قال فاقبل علی رسول اللہ ﷺ وترک خطبتہ حتی انتہی الی فاتی بکرسی حسبت قوائمہ من حدید قال فقعد علیہ رسول اللہ ﷺ وجعل یعلمنی مما علمہ اللہ ثم اتی خطبتہ فاتم قائما". (صحیح مسلم،باب حدیث التعلیم فی الخطبۃ رقم:۸۷۶، الجز الثانی)

حضرت ابورفاعہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ایک اجنبی آدمی ہے اس کو یہ معلوم نہیں کہ دین کیا ہے؟ ابورفاعہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے خطبہ کو چھوڑ دیا اور آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے پھر کرسی لائی گئی، میرا خیال ہے کہ اس کے پاؤں لوہے کے تھے اور آپ ﷺ اس پر بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ ﷺ کو سکھایا تھا مجھے بتایا، پھر آپ ﷺ خطبہ کے لئے تشریف لے گئے اور اس کو کھڑے ہو کر مکمل فرمایا۔

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مسجد نبوی میں کرسی موجود تھی، لیکن باوجود چوٹ لگنے کے کبھی بھی آپ ﷺ نے کرسی پر نماز ادا نہیں فرمائی؛ حالانکہ نبی پر ضروری ہوتا ہے کہ جو امور شرع میں جائز ہوں ان کو ضرور بتلائیں۔

عن ابی الزبیر عن جابر ۔رضی اللہ عنہ ۔ ان رسول اللہ ﷺ عاد مریضا فرأہ یصلی علی وسادۃ فرمی بھا واخذ عودا لیصلی علیہ فاخذہ فرما بہ وقال صل علی الأرض ان استطعت والا فأومی ایماء۔

(اتحاف الخیرۃ المھرۃ ، ج:۲ ص:۲۰۷، رقم الحدیث:۱۳۴۸)

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

ایک بیمار کی عیادت فرمائی اس کو دیکھا کہ وہ تکیہ پر نماز ادا کر رہا ہے، آپ ﷺ نے اس کے تکیہ کو **پھینک** دیا، پھر اس نے نماز کے لیے **ایک** لکڑی کا انتخاب کر لیا، تا کہ اس پر نماز پڑھے آپ نے اس کو بھی لیا اور **پھینک** دیا اور فرمایا زمین پر نماز پڑھو ورنہ اشارے سے ادا کرو۔

عن جابر. رضی اللّٰہ عنہ . ان النبی ﷺ قال لمریض صلی علی وسادة فرمی بها وقال صل علی الأرض ان استطعت والا فأومی ایماء واجعل سجودک اخفض من رکوعک. (سنن البیهقی، رقم الحدیث:٣٦٦٩)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے **ایک** بیمار سے فرمایا جو تکیہ پر نماز پڑھ رہے تھے، آپ ﷺ نے اس تکیہ کو **پھینک** دیا تھا اور اس کو کہا تھا کہ اگر تمہارے بس میں ہو تو نماز زمین پر ادا کرو ورنہ اشارے سے نماز پڑھو اور تم سجدہ میں رکوع سے زیادہ جھکو۔

وفی روایة صلی بالارض. (سنن بیهقی، رقم الحدیث:٣٦٧)

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ زمین کے ساتھ نماز پڑھو پہلی روایت اور دوسری روایت میں فرق یہ ہے کہ پہلی روایت میں ہے زمین پر پڑھو اور دوسری روایت میں ہے کہ زمین کے ساتھ پڑھو۔

عن جبلة قال سئل ابن عمر وانا اسمع عن الصلاة علی المروحة فقال لاتتخذ مع اللّٰه الها آخر وقال لاتتخذ اللّٰه اندادا صل قاعدا واسجد علی الارض فان لم تستطع فاوم ایماء واجعل السجود اخفض من الرکوع. (سنن البیهقی، رقم الحدیث:٣٦٧٢)

جبلہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضرت ابن عمر سے تختہ پر

نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا گیا انہوں نے جواب دیا اللہ کے ساتھ دوسرے معبود نہ بنانا مزید فرمایا اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک نہ کرنا نماز بیٹھ کر پڑھو زمین پر سجدہ کرو اور سجدے میں رکوع کے مقابلہ میں زیادہ جھکو۔

مذکورہ احادیث میں پڑھو کا لفظ جو بار بار آیا ہے غور طلب ہے علماء کرام آنحضرت ﷺ کے مبارک زمانہ سے آج تک کرسی کو دیکھتے آئے ہیں اور اگر کسی بھی شکل میں کرسیوں پر بیماروں کو نماز کی گنجائش نکلتی، تو ضرور بالضرور کسی نہ کسی عنوان کے تحت بیان کرتے۔

زمین پر بیٹھ کر بھی کب نماز درست ہوتی ہے:

علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں:

"من تعذر عليه القيام لمرض حقيقي وحده ان يلحقه ضرر وفي البحر اراد بالتعذر التعذر الحقيقي بحيث لو قام سقط او حكمي بان خاف اى غلب على ظنه بتجربة سابقة او اخبار طبيب مسلم حاذق زيادته او بطء برء بقيامه او دوران رأسه او وجد لقيامه الما شديدا صل قاعدا وان لم يكن كذالک(اى بما ذكر)ولكن يلحقه نوع مشقة لايجوز ترک القيام". (باب صلوٰة المريض الدر مع الرد، ج: ۲ ص:٥٦٤، زكريا)

جو اعذار قیام کو ساقط کرنے والے ہیں وہ دو قسم کے ہیں:

عذرِ حقیقی: یعنی آدمی اتنا معذور ہو کہ قیام اس کے لئے ممکن نہ ہو۔

عذرِ حکمی: اس درجہ معذور نہ ہو کہ قیام پر قدرت ہی نہ ہو، بلکہ قدرت تو ہو مگر گر جانے کا اندیشہ ہو، یا ایسی کمزوری ہو جس کو شریعت نے عذر میں شامل کیا ہو۔ مثلاً بیمار ہے

اور اس کو سابقہ تجربہ سے یا ماہر مسلم ڈاکٹر کے کہنے سے گمان غالب ہے کہ گر جائے گا یا بیماری میں اضافہ ہوجائے گا، یا صحت پانے میں دیر لگے گی، یا کھڑے ہونے میں چکر آتا ہو یا ناقابل برداشت درد ہوتا ہو، توان صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔

اگر یہ حالت نہ ہوتو بلکہ ایک طرح کی تکلیف ہوتو شریعت کی نظر میں عذر نہیں، اس صورت میں بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

(الدر مع الرد ، ج:۲ ص:٥٦٤، زکریا)

واختلفوا في التعذر فقيل ما يبيح الافطار، وقيل بحيث لو قام سقط، وقيل ما يعجزه عن القيام بحوائجه، والاصح ان يلحقه ضرا.

(الدر مع الرد، ٢/٥٦٤، زكريا)

(۱) بعض علماء نے بتایا کہ عذر کی مقدار یہ ہے کہ: اس کو روزہ چھوڑنا جائز ہوجائے۔

(۲) اور بعض نے کہا: اگر وہ کھڑا ہوتا ہوتو گر جاتا ہو۔

(۳) اور بعض نے کہا: زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنا اس کے لئے جائز ہے جو اپنی ضروریات بھی خود سے پورا نہ کرسکتا ہو۔

(۴) اور سب سے زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنا اس کے لئے جائز ہے جس کو نقصان اٹھانا پڑتا ہو۔ (ورنہ کھڑے ہوکر نماز پڑھنا فرض ہے)

بیٹھ کر نماز ادا کرنے والوں پر ضروری ہے کہ علماء متقدمین کی اس تفصیل پر اپنا جائزہ لے اور اگر واقعی اتنے بیمار ہیں تو زمین پر بیٹھنے کی گنجائش ہے ورنہ کھڑے ہوکر نماز پڑھے، کرسیاں تو دور کی بات ہیں۔

"وان تعذر القعود اوما مستلقيا ورجلاه نحو القبلة غير انه ينصب ركبتيه". (الدر المختار، ج:٢ ص:٥٦٩)

اگر کوئی شخص پاؤں موڑ کر بیٹھنے پر قدرت نہ رکھتا ہو تو قبلے کی طرف پاؤں پھیلا کر پڑھ سکتا ہے بہتر یہ ہے کہ گھٹنوں کو کھڑا کر لے۔

حضرات علماء کرام کے فتاویٰ کہ کرسیوں پر نماز پڑھنا جائز نہیں

حضرت اقدس مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رحمہ اللہ کرسی پر نماز پڑھنے کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

جواب: کرسی پر پاؤں نیچے لٹکا کر بیٹھنا اور ٹیبل پر سجدے کے لئے سر جھکانا جائز نہیں۔ الا اس صورت میں کہ زمین پر بیٹھنا طاقت سے باہر ہو جائے۔ زمین پر بیٹھ کر کسی اونچی چیز پر جو زمین سے ایک بالشت سے زیادہ اونچی نہ ہو سجدہ کرلیا جائے تو عذر کی حالت میں جائز ہے۔

کفایت اللہ

کان اللہ لہ

(کفایت المفتی ٣/٤٠٠)

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

الجواب باسم ملهم الصواب!

اگر ایک کرسی پر بیٹھ کر دوسری کرسی پر سجدہ کیا تو نماز صحیح ہو جائے گی بشرطیکہ سجدے کے وقت گھٹنے بھی کرسی پر رکھے لہٰذا ایسا کرنا گناہ ہے زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہئے اگر بوقت ضرورت گھٹنے کرسی پر نہ رکھے تو یہ نماز واجب الاعادہ ہے، معلوم ہوا بعض

لوگ کرسی پر بیٹھ کر سجدے کے بجائے اشارہ سے نماز پڑھتے ہیں، اگر زمین پر بیٹھ کر سجدے کی قدرت ہو تو کرسی پر اشارہ سے نماز نہیں ہوگی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم.

(أحسنُ الفتاوی، جلد: ٤ ص:٥١)

دارالعلوم دیوبند کے چار مفتیان کرام کا فتویٰ:

جواب: جو شخص قیام پر قادر نہیں لیکن زمین پر بیٹھ کر سجدے کے ساتھ نماز ادا کرسکتا ہے تو اس کو زمین پر بیٹھ کر سجدے کے ساتھ نماز ادا کرنا ضروری ہے زمین پر سجدہ نہ کرتے ہوئے کرسی پر یا زمین پر اشارہ سے سجدہ کرنا جائز نہیں۔

آگے تحریر فرماتے ہیں:

(۱): زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کرنا مسنون طریقہ ہے، اسی پر صحابہ کرام اور تابعین و تبع تابعین، اولیاء و علماء اور صلحاء کا عمل رہا ہے۔ نوے کی دہائی سے (۱۹۹۰ء) **قبل تک** کرسیوں پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا رواج نہیں تھا، نہ ہی خیر القرون سے اس کی نظیر ملتی ہے۔

(۲): کرسیوں کے بلاضرورت استعمال سے صفوں میں بہت خلل ہوتا ہے؛ حالانکہ اتصالِ صفوف کی حدیث میں بہت تاکید آئی ہے۔

قال النبی ﷺ راصوا صفوفکم وقاربوا بینها وحاذوا بالاعناق فوالذی نفس محمد بیده انی لاری الشیاطین تدخل من خلل الصف، کانها الخذف. (سنن النسائی، ج:۱ ص:۱۳۱)

(۳): بلا ضرورت کرسیوں کو مساجد میں لانے سے اغیار (عیسائیوں) کی مشابہت ہوتی ہے اور دینی اُمور میں غیروں سے مشابہت سے منع کیا گیا ہے۔

(۴): نماز تواضع وانکساری سے عبارت ہے اور بلاضرورت کرسی پر بیٹھ کرنماز ادا کرنے کے مقابلہ میں زمین پر ادا کرنے میں یہ انکساری بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔

(۵): نماز میں زمین سے قرب ایک مطلوب شے ہے جو کرسیوں پر ادا کرنے میں مفقود ہے۔

۱۔ مفتی زین الاسلام قاسمی	۲۔ حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن صاحب
۳۔ مفتی محمود صاحب بلند شہری	۴۔ مفتی فخر الاسلام صاحب

۲۵/ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ

کرسیوں پر بیٹھ کر نماز پڑھنا قطعاً جائز نہیں!
جماعت العلماء تامل ناڈو کا متفقہ فیصلہ

۳۰/ صفر المظفر ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۵/ جنوری ۲۰۱۱ء کو شہر مدورائے میں تامل ناڈو کے تقریباً ۳۵۰/ علماء حضرت علامہ عبد الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم (صدر جماعت العلماء و شیخ الحدیث مدرسہ منبع العلوم لال پیٹ) کی صدارت میں جمع ہوئے اور روز بروز مساجد میں کرسیوں کی کثرت پر بحث ومباحثہ ہوا، معذورین کے حالات کا جائزہ لیا گیا، سدّ اللذریعۃ متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا گیا:

معذور حضرات زمین پر ہی بیٹھ کر نماز پڑھیں۔ گھٹنوں میں زیادہ ہی درد ہو تو پاؤں کو قبلے کی طرف پھیلا لیں، جیسا کہ الدر المختار میں ہے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ مجلس میں موجود تمام علماء نے مندرجہ بالا فیصلہ پر مکمل اتفاق کیا، جن حضرات کو کچھ حقیقی معذور کی وجہ سے شبہ ہوا، صدر محترم نے اس کا ازالہ فرمایا۔

بیانات سننے کے لیے مسجدوں میں کرسیاں لگانا:

مسجدیں اللہ تعالیٰ کے شعائر میں سے ہیں، اللہ تعالیٰ کے شعائر کا احترام اسی طرح کرنا فرض ہے جیسا کہ اللہ کے رسول اور اُن کے صحابہ، تابعین، فقہاء اور علماء نے کیا ہے۔ لہٰذا مسجدوں میں کرسیاں بچھانا اور مسجدوں کو فنکشن ہال کی شکل دینا مسجد کے تقدس اور احترام کے خلاف ہے اور مسجد کے احترام کو پامال کرنا ہے، جو بالاتفاق حرام ہے؛ لہٰذا وعظ ونصیحت کے لیے مسجد میں **ایک** آدھ کرسی بچھائی جائے، تو گنجائش ہے؛ لیکن آپس میں تبادلۂ خیال اور بیانات کے سننے کے لیے کرسیاں بچھانا ہرگز ہرگز درست نہیں ہے۔

واللہ تعالیٰ أعلم وعلمہ أتم وأحکم.

مساجد کے ذمہ داروں سے گزارش ہے کہ وہ اتنی ہمت نہیں کرسکتے کہ مسجد میں موجود کرسیوں کو توڑ دیں تو کم از کم اُن کو مسجد سے نکال دیں۔

تحریر: مفتی ابوالکلام شفیق القاسمی المظاہری زید مجدہم

ناظم عمومی شعبۂ افتاء جماعت العلماء واستاذ: مدرسہ مظاہر العلوم سیلم ودار العلوم زکریا دیوبند

شائع کردہ: شعبۂ افتاء جماعت العلماء، تامل ناڈو

☆......☆......☆

جامعہ عربیہ احسن العلوم، کراچی سے شائع ہونے والا فتویٰ

استفتاء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مفتیان کرام، علماء دین قرآن وحدیث اور فقہ کی روشنی میں مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کیا فتویٰ مرتب فرماتے ہیں کہ وہ کرسیاں جن پر مجبور اور معذور لوگ نماز ادا کرتے ہیں اُن کرسیوں کے سامنے سجدہ کرنے کے لیے ایک تختہ لگا ہوتا ہے جس پر وہ سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ اس پر سجدہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

معذور آدمی اپنی پوری نماز کس طرح پڑھے گا، جبکہ اس کو رکوع اور سجدہ کرنے پر قدرت حاصل نہیں ہے، وہ اپنی نماز کے لیے قیام کرے گا یا نہیں؟ بعض لوگ قیام کے ساتھ رکوع بغیر کرسی کے کرتے ہیں، لیکن سجدہ کرسی والے تختے پر کرتے ہیں اور بعض لوگ قیام کرتے ہیں، لیکن رکوع کرسی پر بیٹھ کر ادا کرتے ہیں اور اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں سے آگے کرکے معلق کرلیتے ہیں یہ معذور اپنے دونوں ہاتھ رکوع اور سجدے کی حالت میں گھٹنوں پر کس طرح رکھیں گے، یہ صحیح مسئلہ معلوم ہونے کے بعد وہ اپنی نماز درست کرلے گا، لیکن اس سے پہلے جو نمازیں مندرجہ بالا کرسی پر پڑھی ہیں وہ صحیح ہیں یا اُن نمازوں کا اعادہ کرے گا؟

والسلام

دعاؤں کا طلبگار

ڈاکٹر محمد شریف حسین عفی عنہ، متولی مسجد قباء، ٹھٹھ ولیج کیماڑی

۱۶؍دسمبر۲۰۱۴ء، ۲۳؍صفر المظفر ۱۴۳۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب وباللہ التوفیق

مصلّی (نمازی) کو اگر کوئی عذر لاحق نہ ہو اور وہ نماز کے تمام فرائض وارکان ادا کرنے پر قادر ہو، تو اس کے لیے ضروری ہے کہ نماز پڑھتے وقت تمام فرائض وارکان کو کماحقہ ادا کرے، کسی رکن کو ادا نہ کرنے کی صورت میں اس کی نماز نہیں ہوگی۔ اگر وہ کوئی رکن ادا کرنے سے معذور ہو تو شریعت نے بعض صورتوں میں تو وہ رکن اس سے ساقط کردیا ہے اور بعض صورتوں میں اس کا متبادل تجویز کر کے اسے ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

اِس تمہید کے بعد ملاحظہ فرمائیں کہ قیام، رکوع اور سجود نماز کے ارکان میں سے ہیں مصلّی (نمازی) اگر قیام سے معذور ہو اور وہ قیام نہ کرسکتا ہو لیکن رکوع اور سجود پر قادر ہو تو اُس سے قیام ساقط ہے (معاف ہے) وہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع وسجود بھی بیٹھ کر ادا کرے، اشارے سے رکوع وسجود کرے گا تو اُس کی نماز نہیں ہوگی اس صورت میں قیام تب معاف ہے جب مصلّی اس سے بالکل ہی عاجز ہو اگر وہ بغیر دقت وتکلیف کے کسی قدر قیام کرسکتا ہو تو اُس کے لیے اسی قدر قیام کرنا فرض ہوگا چاہے وہ تکبیر تحریمہ یا ایک آیت کے بقدر ہی کیوں نہ ہو، بغیر قیام کے نماز ادا کرنے کی صورت میں وہ نماز نہیں ہوگی۔ اور اگر وہ قیام کے ساتھ ساتھ رکوع اور سجود پر بھی قادر نہ ہو یا قیام تو کرسکتا ہو لیکن رکوع وسجود پر قادر نہ ہو یا قیام اور رکوع دونوں پر قادر ہو، لیکن سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو اُن تمام صورتوں میں اُس سے قیام ساقط ہے وہ بیٹھ کر رکوع وسجود اشارے سے ادا کرے اشارے میں رکوع وسجود کرنے کی صورت میں سجدہ کا اشارہ بہ نسبت رکوع کے اشارے کے زیادہ جھکا ہوا ہونا چاہیے ورنہ نماز نہیں ہوگی۔

کرسی پر نماز پڑھنے کی مختلف صورتیں بنتی ہیں ہر ایک کا حکم جدا جدا ہے:

پہلی صورت: وہ مصلّی جو قیام اور رکوع وسجود سب پر قادر ہو اس کے لیے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا کسی حال میں بھی جائز نہیں۔

دوسری صورت: وہ مصلّی جو صرف قیام پر قادر نہ ہو اور رکوع وسجود پر قادر ہو وہ زمین پر بیٹھ کر رکوع وسجود ادا کرے کرسی پر بیٹھ کر اشارے سے رکوع وسجود کرنے کی صورت میں اسکی نماز نہیں ہوگی۔

تیسری صورت: وہ مصلّی جو صرف قیام پر قادر ہو اور رکوع وسجود پر قادر نہ ہو، اس کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع وسجود اشارے سے کرے اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور رکوع وسجود زمین پر بیٹھ کر یا کرسی پر بیٹھ کر اشارے سے کرے تب بھی نماز ہوجائے گی؛ البتہ ان سب میں افضل پہلی صورت ہی ہے۔

چوتھی صورت: اسی طرح وہ مصلّی جو قیام اور رکوع دونوں پر قادر ہو، لیکن سجود پر قادر نہ ہو اس کے لیے بھی یہ حکم ہے کہ کرسی پر بیٹھ کر اشارے سے سجدہ کرتے وقت ہاتھوں کو ہوا میں معلق کرنے کے بجائے گھٹنوں پر رکھا جائے جیسے تشہد میں رکھتے ہیں، کرسیاں سادہ ہوں کہ ان میں بہ نسبت تختوں والی کرسیوں کے زیادہ سہولت رہتی ہے کہ وہ جگہ کم گھیرتی ہیں اور بوقت ضرورت صفوں سے ہٹانے میں آسانی رہتی ہے۔ قیام اور رکوع وسجود سے معذور شخص کے لیے افضل یہی ہے کہ وہ نماز زمین پر بیٹھ کر اشارے سے ادا کرے اگر اسے زمین پر بیٹھنے کی قدرت نہ ہو اور کرسی پر بیٹھنے میں زیادہ راحت محسوس کرتا ہو، تو بے شک کرسی پر بیٹھ کر نماز اشارے سے ادا کرے ایسے شخص کے لیے تو شریعت نے اجازت دی ہے کہ جس طرح بیٹھنے میں آسانی ہو وہ صورت اختیار

کرے اور اگر بیٹھنے پر بھی قادر نہ ہو تو لیٹ کر نماز ادا کرے جو نمازیں اب تک کرسی پر بیٹھ کر پڑھی گئیں اگر وہ جائز صورت میں داخل ہیں، تو وہ نمازیں ادا ہو گئیں اُن کا اعادہ نہیں ہے اور اگر وہ عدم جواز کی صورتوں میں داخل ہیں تو وہ نمازیں ادا نہیں ہوئیں اُن سب کا اعادہ ضروری ہے۔

ایک ضروری وضاحت:

بعض مساجد میں نمازیوں کے لیے کرسیوں کے آگے تختے لگائے جاتے ہیں یا میز نما کرسیاں رکھی جاتی ہیں، اسی طرح نمازی تکیہ پر سجدہ کرتے ہیں یہ درست نہیں ہے، یہ سجدہ شمار نہیں ہوگا؛ بلکہ سجدہ کے لیے اشارہ کافی ہے رکوع میں سجدہ کی بہ نسبت کم جھکے اور سجدہ میں زیادہ جھکے۔ **ولا یرفع الی وجهه شیئا یسجد علیه فانه یکره تحریما فی الشامیة (قوله فانه یکره تحریما)قال فی البحر واستدل للکراهة فی المحیط بنهیه علیه الصلوٰة والسلام عنه وهو یدل علی کراهة التحریم.**

(رد المحتار، ج:٢ ص:٩٥، ج:٢ ص:٦٨٥ رشیدیه)

اگر وہ مصلّی عدمِ جواز کی صورتوں میں داخل ہے تو وہ نمازیں ادا نہیں ہوئیں اُن سب کا اعادہ ضروری ہے۔

فی التنویر من تعذر علیه القیام ای کله لمرض حقیقی وحده ان یلحقه بالقیام ضرر به یفتیٰ قبلها او فیها ای الفریضة او حکمی بان خاف زیادته او بطأ برئه بقیامه او دوران راسه او وجد لقیامه الما شدیدا او کان لو صلی قائما کیف شاء علی المذهب لان المرض اسقط عنه الارکان فالهیئات اولی وقال زفر کالمتشهد قیل وبه یفتی برکوع وسجود وان قدر علی بعض القیام و متکئاعلیٰ عصا او حائط قام لزوما

بـقـدر مايقدر ولو قدر آية او تكبيرة على المذهب لان البعض معتبر بالكل وان تعذرا ليس تعذرهما شرطا بل تعذر السجود كاف لاالقيام اوماً قاعدا وهو افضل من الايماء قـائما لقربه من الارض ويجعل سجوده اخفض من ركوعه لزوما (الى قوله) وان تعذر الـقـعود ولـو حـكـما اوما مستلقيا على ظهره وفى الشامية تحت قوله (قوله فالهيأت اولـى) جـمـع هيـئة وهـى هـنا كيفية القعود وفيه ان الاركان انما سقطت لتعسرها ولا كـذالـك الهيـأت (قـولـه قيل وبه يفتى) قاله فى التجنيس والخلاصة والولوالجية لانه ايسر على المريض قال فى البحر ولا يخفى ما فيه بل الا ليسر عدم التقييد بكيفية من الـكـيفيـات فـا لـمـذهـب الاول (قـولـه عـلى المذهب) فى شرح الحلوانى نقلا عن الهـنـدوانـى لـو قدر على بعض القيام دون تمامه او كان يقدر على القيام لبعض القرا ء ت دون تـمامها يؤمر بان يكبر قائما ويقرأ ما قدر عليه ثم يقعد ان عجز وهو المذهب الـصـحيح لا يروى خلافه عن اصحابنا ولو تركـ هذا خفت ان لا تجوز صلاته (قوله بـل تـعـذر الـسـجـود كاف) رجل بحلقه خراج ان سجد سال وهو قادر على الركوع والقيام والقرأ ة يصلى قاعدا يؤمى ولو صلى قائما بركوع وقعد واوماً بالسجود اجزاه والاول افـضـل لان الـقـيـام والـركوع لم يشرعا قربة بنفسهما بل ليكونا وسيلتين الى الـسـجـود (قـولـه اومـا قـاعـدا) لان ركـنية القيام للتوصل الى السجود فلا يجب دونه وهـذااولى من قول بعضهم صلى قاعدا، اذ يفترض عليه ان يقوم للقرأة فاذا جاء او ان الركوع والسجود اوماً قاعدا كذا فى النهر. اقول التعبير يصلى قاعدا هو ما فى الهداية والـقـدورى وغيرهما واما ذكره من افتراض القيام فلم اره لغيره فيما عندى من كتب الـمـذهـب بـل كلهم متفقون على التعليل بان القيام سقط لانه وسيلة الى السجود بل

صرح فی الحلية بان هذه المسئلة من المسائل التی سقط فيها وجوب القيام مع انتفاء العجز الحقيقی والحكمی ويلزم علی ما قاله انه لو عجز عن السجود فقط ان يركع قائما وهو خلاف المنصوص.

(الدرالمختار مع الرد ،جلد: ۲ ص: ۹۵ تا ۹۹، ٦٨١ تا ٦٨٥ رشيديه)

فاذا عجز عن القيام يصلی قاعدا بركوع وسجود فان عجز عن الركوع وسجود يصلی قاعدا بالايماء ويجعل السجود اخفض من الركوع فان عجز عن القعود يستلقی ويؤمی ايماء لان السقوط لمكان العذر فيتقدر بقدر العذر .(بدائع الصنائع،جلد:١ ص:٢٨٤) والله أعلم بالصواب

عن جابر ان النبی ﷺ عاد مريضا فراه يصلی علی وسادة فاخذها فرمی بها فاخذ عودا ليصلی عليه فاخذه فرمی به وقال صل علی الأرض ان استطعت والا فأوم ايماء واجعل سجودک اخفض من ركوعک .(فتح القدير لابن الهمام، جلد:١ ص:٤٥٨)

وللطبرانی فی الأوسط من حديث ابن عمر رفعه من استطاع منكم ان يسجد فليسجد ومن لم يستطع فلا يرفع الی وجهه شيئا يسجد عليه ولكن ركوعه وسجوده يؤمی برأسه .(التعريف والاخبار بتخريج أحاديث الاختيار، ص:٥٥٧)

كتبهٔ عبدالمعبود

دارُالافتاء الجامعة العربية أحسن العلوم، گلشن اقبال بلاک ٢، کراچی

١١/ربیع الاول ١٤٣٦ھ

فخر الاماثل، زُبدۃ الافاضل شیخ القرآن والحدیث

حضرت مفتی محمد زرولی خانصاحب قدس سرہ العزیز

نابغہ روزگار شخصیت اور اللہ کی بڑی نشانیوں میں سے ایک تھے

''اللہ تعالیٰ نے ہمارے اکابر واسلاف کی طرح ان کے آثار ونقوش پر چلنے والے سچے اخلاف کو بھی ایسی جامعیت عطا فرمائی تھی کہ وہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے، وہ ایسے کمالات کے جامع تھے، جن کی نظیر دوسری جگہ ملنی مشکل ہے۔ وہ مرجع خلائق تھے، ہر طبقے کے لوگ ان کے علوم وفیوض سے حصہ پاتے تھے۔ ان میں سے تنہا ایک فرد نے اتنا کام کیا کہ پوری جماعت اور اکیڈمی بھی مشکل سے کرپائے۔ دورِ حاضر میں اس کی واضح اور زندہ مثال دوسرے حضرات اکابر علماء کے علاوہ برکۃ العصر فقیہ النفس شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب قدس سرہ (بانی ومبانی: جامعہ عربیہ احسن العلوم ،کراچی) ہیں''۔

''اللہ تعالیٰ نے حضرتؒ کو محبوبیت کے ساتھ جامع کمالات واوصاف سے بھی نوازا تھا، مگر آپ کا کلیدی اور مرکزی وصف، علم وتحقیق اور درس وتدریس سے لاثانی اشتغال تھا۔ آپ کی علمی سیادت پر یگانے وبیگانے؛ بلکہ پورا عالم اور بڑے بڑے اہل علم متفق تھے، آپ کی تحقیقات وتنقیحات اور علم دوستی کا اک زمانہ معترف ہے، آپ سراپا عمل اور مجسم اخلاص تھے۔ من کل الوجوہ سلف صالحین کی بے مثال یادگار تھے، محبت وعشق الٰہی کی عظیم مثال اور محبت نبوی کا عظیم پیکر تھے۔

''بندہ نے اپنی پہلی اور آخری طویل زیارت وملاقات کے بعد جو تأثر اپنے آپ میں محسوس کیا، وہ یہ تھا کہ حضرت مفتی صاحب نور اللہ مرقدہ کی ذات والاصفات میں، اپنے عظیم اسلاف ومشائخ وفقہاء وعلما کی طرح، استحضارِ علمی، وسعتِ اطلاع، سرعتِ انتقالِ ذہنی، فقہی بصیرت، اجتہادی صلاحیت ،اُصول وفروع کی تطبیق کی لیاقت، سابقہ نظائر واشباہ پر، نئے مسائل کے قیاس کی وہ مہارت تامہ پائی جاتی ہے، جو کسی عبقری مفتی اور فرعی اجتہاد کا عمل انجام دینے کی وہبی لیاقت والے مجتہد کی شان ہوا کرتی ہے''۔

(اقتباسات از مضمون: جامع العلوم والحکم حضرت مولانا نعیم احمد صاحب مظاہری مدظلہ العالی، اُستاذ جامعہ مظاہر علوم سہارنپور)

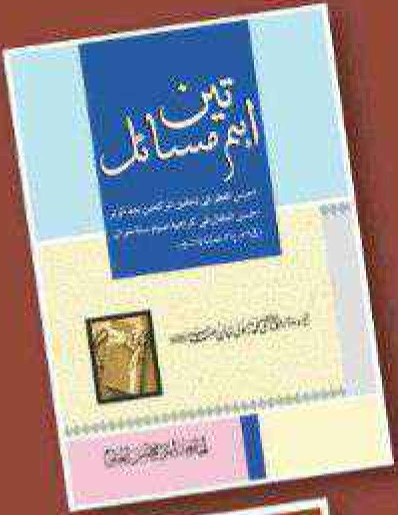

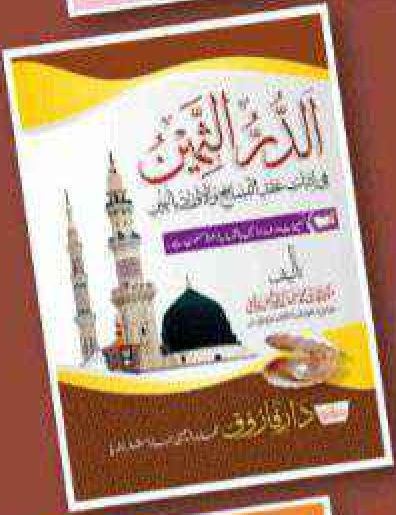

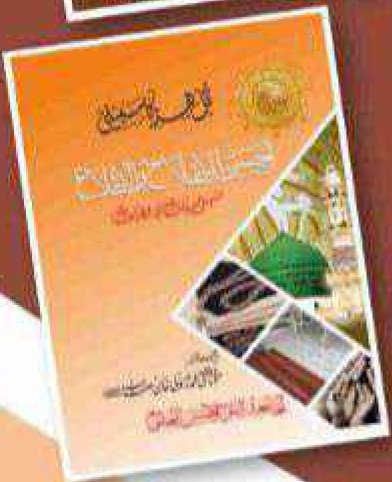

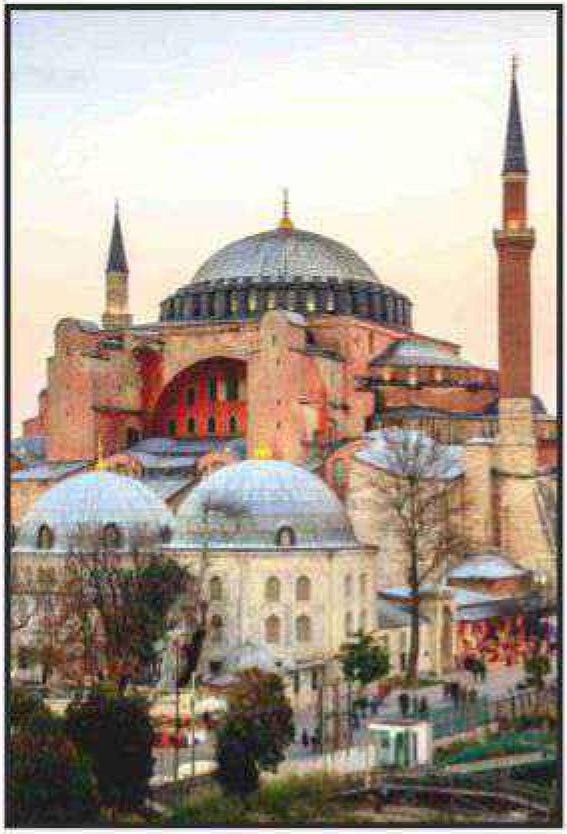

Published By

DAR-UL-MUTALA

Naimiya Library, Buddha Kera Katla
Distt. Saharanpur-247001 (U.P.) INDIA
Mob. 9084150312